سوال

(146)چھوٹے بچوں کو بیماری ام الصبیان وغیرہ کیوں آتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چھوٹے بچوں کو بیماری ام الصبیان وغیرہ کیوں آتی ہے؟ (تنظیم نمبر خریداری ۱۸۲۲)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنیا میں بیماریوں اور تکلیفوں کا سلسلہ غیر معصوموں کے ساتھ خاص نہیں، چھوٹے بچے کیا حیوانات میں بھی جاری ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی ان کی تکلیف دوسرے کی تکلیف کا باعث ہوتی ہے جیسے بچے یا مویشی کی تکلیف ماں باپ یا مالکوں کی تکلیف ہے اور کبھی ایک کی تکلیف دوسرے کی عبرت کا باعث بنتی ہے اور بعض دفعہ اور فوائد بھی مدنظر ہوتے ہیں جیسے انبیاء علیہم السلام اور نیک بندوں پر امتحانات آتے ہیں تاکہ خدا کے محبوب ہونے کی وجہ سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ان کو خدائی اختیارات مل گئے ہیں، نیز ان کی حالت دیکھ کر یہ سبق ملتا ہے کہ دنیا آرام کا گھر نہیں۔ اگر ہوتا تو خدا کے پیارے یا معصوم اس کے زیادہ اہل تھے۔ بعض دفعہ کوئی دوسرے اعمال سے ایک درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، خدا مصیبت کے ذریعہ اس کو بڑے درجہ تک پہنچا دیتا ہے چنانچہ احادیث میں صراحۃً آیا ہے۔ اسی طرح معصوموں کو بھی مصیبت کے عوض کچھ نہ کچھ ملے گا بکریاں آپس میں بھڑ جائیں تو حدیث میں ان کے متعلق انصاف کا ذکر آیا ہے کہ جس نے زیادتی کی ہے اس سے دوسری کو بدلہ دیا جائے گا۔ اگر ماں باپ کی شامت اعمال بچہ کی تکلیف کا باعث بنی ہے تو ماں باپ کی نیکیوں میں ضرور کمی ہوگی اور بچہ کا درجہ اس سے بلند ہوگا یا خدا اپنے پاس سے بچہ کو راضی کر دے گا۔

بہر صورت دنیا تکلیف کا گھر ہے اس میں دانہ دنکہ کی طرح جو آیا چکی میں پس گیا اگر اور تکلیف سے بچ گیا تو موت کے گھاٹ ضرور اترے گا جو اس دار تکلیف کی آخری گھاٹی ہے بلکہ انسان کا دنیا میں داخل ہونا ہی بڑی مصیبت کے ساتھ ہے ماں کو درزدہ کی اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی بچہ کو ہوتی ہے کیونکہ بچہ کو ہوتی ہے کیونکہ بچہ کا وجود ماں سے زیادہ نازک ہوتا ہے غرض دنیا میں امتیاز نہیں اس لیے ایک دوسرا دن مقرر یہ جس کا نام قیامت ہے اس دن امتیاز بھی ہوگا اور انصاف بھی۔ (عبد اللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ ۱۲ شعبان ۱۳۵۵ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء فتاویٰ روپڑی: جلد اول، صفحہ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد09ص337

محدث فتویٰ